Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 5

مکاتیب غالب

Urdu Class 11 Lesson 5: Makateeb-e-Ghalib (Mirza Ghalib)

مرزا غالب • خطوط نگاری • علائی • تفتہ • ندائیہ و فجائیہ

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 5: مکاتیبِ غالب

Urdu Class 11 Lesson 5: Makateeb-e-Ghalib (Mirza Ghalib)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے پانچویں سبق 'مکاتیبِ غالب' پر مبنی ہیں۔ اس سبق میں مرزا اسد اللہ خاں غالب کے دو خط شامل ہیں: ایک اپنے عزیز علاء الدین احمد خاں علائی کے نام اور دوسرا اپنے شاگرد مرزا ہرگوپال تفتہ کے نام۔ یہ خط مولانا غلام رسول مہر کی مرتبہ کتاب 'خطوطِ غالب' سے لیے گئے ہیں۔

نوٹس میں غالب کا تعارف، ان کی خطوط نگاری کی خصوصیات، دونوں خطوں کا خلاصہ اور علامتی مفہوم، مشکل الفاظ کے معنی، علامتِ ندائیہ اور فجائیہ کی وضاحت، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کے علمی اور ادبی ذوق کی تربیت کرنا۔
- غالب کے خطوط سے ان کے عہد کے تاریخی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی حالات کے بارے میں جاننا۔
- مکاتیبِ غالب کے ذریعے غالب کے ذہنی و فکری افق اور خیالات کو سمجھنا۔
- طلبہ کی تحریری صلاحیت بڑھانا اور یہ بتانا کہ غالب نے خطوط نویسی میں ایک منفرد اسلوب کی بنیاد رکھی۔

مصنف کا تعارف

مرزا اسد اللہ خاں غالب (1797ء تا 1869ء) آگرہ میں پیدا ہوئے۔ گھر میں انھیں 'مرزا نوشہ' کہا جاتا تھا۔ پہلے 'اسد' اور پھر 'غالب' تخلص اختیار کیا۔ نسلاً ترک تھے۔ والد عبداللہ بیگ سپاہی پیشہ تھے جو غالب کے بچپن ہی میں ایک لڑائی میں مارے گئے۔ پھر چچا نے پرورش کی، مگر چند برس بعد وہ بھی فوت ہو گئے اور غالب ننھیال کی نگرانی میں آ گئے۔

غالب بنیادی طور پر شاعر تھے اور اپنی فارسی شاعری پر فخر کرتے تھے۔ شروع میں خط بھی فارسی میں لکھتے تھے، مگر بعد میں بڑھتی عمر اور جدت پسندی کی وجہ سے اردو میں خط لکھنے لگے۔ ان کے اردو خطوط کے مجموعے 'عودِ ہندی' اور 'اردوئے معلیٰ' ان کی زندگی ہی میں مرتب ہو گئے تھے۔

غالب کے خطوط کی سب سے بڑی خوبی ان کا اسلوب ہے: بے ساختگی، بے تکلفی، طنز و مزاح، تازگی اور شوخی۔ زبان سادہ مگر پُرکار ہے۔ خود غالب کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے خط کو بات چیت کا روپ دے دیا ہے، یعنی 'مراسلے کو مکالمہ' بنا دیا ہے۔ پڑھنے والے کو لگتا ہے کہ دو بے تکلف دوست آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں، مگر اس سادگی کے باوجود ان میں علمی و ادبی شان بھی موجود ہے۔

Free notes: freebooks.pk

اہم اصطلاحات، مکتوب الیہ اور قواعد

مکتوب / مکاتیب

خط / خطوط؛ 'مکاتیبِ غالب' یعنی غالب کے خط۔

مکتوب نگار / مکتوب الیہ

خط لکھنے والا / جسے خط لکھا جائے۔

مراسلے کو مکالمہ بنانا

خط کو ایسی بے تکلف گفتگو بنا دینا جیسے آمنے سامنے بات ہو رہی ہو؛ غالب کی خطوط نگاری کی پہچان۔

علاء الدین احمد خاں علائی

غالب کے عزیز (لوہارو کے والی امین الدین احمد خاں کے بیٹے)؛ فارسی و اردو کے شاعر، ترکی زبان بھی جانتے تھے؛ غالب انھیں اپنا جانشین سمجھتے تھے۔

مرزا ہرگوپال تفتہ

غالب کے نہایت فرماں بردار شاگرد؛ غالب انھیں پیار سے 'مرزا تفتہ' کہتے تھے۔

علامتِ ندائیہ (!)

کسی کو پکارنے یا مخاطب کرنے کے لفظ کے بعد لگائی جاتی ہے؛ جیسے: حضرات ! ایک ضروری اعلان سنیے۔

علامتِ فجائیہ (!)

افسوس، حیرت، نفرت، خوف، تمنا یا تحسین جیسے جذبات ظاہر کرنے والے لفظ کے بعد؛ جیسے: افسوس ! ، سبحان اللہ ! ، کاش ! ، واہ !

سبق کا تعارف

پہلا خط علاء الدین علائی کے نام ہے جنھوں نے غالب کو لوہارو آنے کی دعوت دی تھی۔ غالب معذوری ظاہر کرتے ہیں اور اپنی پوری زندگی کو ایک قیدی کی کہانی کی صورت میں بیان کرتے ہیں: دنیا قید خانہ ہے، شادی بیڑی ہے، دہلی زنداں ہے اور دو لے پالک بچے ہتھکڑیاں ہیں۔ یہ خط غالب کے طنز، ظرافت اور علامتی انداز کی بہترین مثال ہے۔

دوسرا خط مرزا ہرگوپال تفتہ کے نام ہے جو اپنے قصائد اصلاح کے لیے بھیج چکے تھے۔ غالب تاخیر کی وجہ بتاتے ہیں کہ برسات میں ان کا کرائے کا مکان ٹپکتا رہا اور وہ گویا 'کشتیِ نوح' میں رہے۔ ساتھ ہی دوستوں کی خیریت، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کی بیماری اور اپنی کمزوری کا ذکر بے تکلف انداز میں کرتے ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

خط وار خلاصہ

خطِ اول (علائی): دعوت اور معذوری

غالب علائی کو ایک ایسے پودے کا تازہ پھل کہتے ہیں جو ان کی آنکھوں کے سامنے پروان چڑھا، یعنی علائی کے والد۔ اس لیے علائی انھیں عزیز ہیں۔ ملاقات کی دو ہی صورتیں ہیں: علائی دہلی آئیں یا غالب لوہارو جائیں، مگر علائی مجبور ہیں اور غالب معذور۔ غالب کہتے ہیں کہ میرا عذر اس وقت تک نہ سنا جائے جب تک یہ نہ جان لو کہ میں کون ہوں اور مجھ پر کیا گزری۔

دو عالم اور قیدی کی تمثیل

غالب کہتے ہیں کہ عالم دو ہیں: عالمِ ارواح اور عالمِ آب و گل (دنیا)، اور دونوں کا مالک اللہ ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ دنیا کے مجرم عالمِ ارواح میں سزا پاتے ہیں، مگر کبھی عالمِ ارواح کے گناہ گار کو سزا کے لیے دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے؛ وہ خود کو ایسا ہی قیدی بتاتے ہیں جو 8 رجب 1212ھ کو (پیدائش) یہاں بھیجا گیا۔

بیڑی، زنداں اور ہتھکڑیاں

تیرہ برس بعد 7 رجب 1225ھ کو انھیں ‘عمر قید’ کا حکم ملا، پاؤں میں بیڑی ڈالی گئی (شادی) اور دہلی کو قید خانہ مقرر کیا گیا۔ شاعری اور نثر کو مشقت ٹھہرایا گیا۔ پھر وہ ‘بھاگ کر’ تین برس مشرقی علاقوں میں پھرے (کلکتہ کا سفر) مگر واپس پکڑ لائے گئے۔ قیدی کو بے بس دیکھ کر دو ہتھکڑیاں اور بڑھا دی گئیں، یعنی عارف کے دو بیٹے باقر علی خاں اور حسین علی خاں جن کی پرورش غالب نے کی۔

رام پور اور رہائی کی امید

گزشتہ سال وہ بیڑی کو گھر چھوڑ کر دونوں ہتھکڑیوں کے ساتھ میرٹھ اور مراد آباد سے ہوتے ہوئے رام پور گئے، مگر دو ماہ سے کم میں پھر واپس آ گئے۔ اب عہد کر لیا ہے کہ نہ بھاگیں گے، کیونکہ بھاگنے کی طاقت ہی نہیں رہی۔ وہ مزاحاً کہتے ہیں کہ رہائی (موت) کے بعد آدمی اپنے گھر ہی جاتا ہے، سو میں بھی سیدھا عالمِ ارواح کو جاؤں گا۔ آخر میں فارسی شعر میں اس دن کو مبارک کہتے ہیں جب وہ اس ویران دنیا سے اپنے اصل وطن کو جائیں گے۔ یہ خط ذی الحجہ 1277ھ (جون 1861ء) کا ہے۔

خطِ دوم (تفتہ): اصلاح میں تاخیر

تفتہ نے شکایت کی تھی کہ اصلاح کے لیے بہت سے مسودے جمع ہو گئے ہیں۔ غالب لکھتے ہیں کہ یہ نہ سمجھنا کہ صرف تمھارے قصائد پڑے ہیں، نواب صاحب کی غزلیں بھی اسی طرح رکھی ہیں۔ وجہ برسات ہے، اور یہ بھی کہ ان کا اپنا گھر نہیں، وہ کرائے کی حویلی میں رہتے ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

برسات اور 'کشتیِ نوح'

مسلسل بارش سے شہر میں سیکڑوں مکان گر گئے۔ غالب کا بالا خانے والا دالان، جہاں وہ اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے ہیں، گرا تو نہیں مگر چھت چھلنی کی طرح ٹپکتی رہی: کہیں برتن، کہیں چلمچی، کہیں اگال دان رکھنا پڑا اور کتابیں اور قلم دان کوٹھری میں منتقل کرنے پڑے۔ مالک مکان مرمت پر توجہ نہیں دیتا۔ غالب مزاحاً کہتے ہیں کہ تین مہینے 'کشتیِ نوح' میں رہے، اب نجات ملی ہے تو قصائد اور غزلیں دیکھی جائیں گی۔

دوستوں کی خبر اور غالب کی کمزوری

غالب بتاتے ہیں کہ میر بادشاہ آئے تھے جن سے تفتہ کی خیریت معلوم ہوئی، اور نواب مصطفیٰ خاں (شیفتہ) دہلی آئے ہوئے ہیں مگر بیمار ہیں؛ حکیم احسن اللہ خاں ان کا علاج کر رہے ہیں۔ اپنے بارے میں لکھتے ہیں کہ بہت کمزور ہو گئے ہیں، گویا بستر سے لگ گئے ہیں؛ کوئی ملنے آئے تو اٹھ بیٹھتے ہیں ورنہ لیٹے لیٹے ہی خط لکھتے اور مسودے دیکھتے ہیں۔

مرکزی خیال

ان خطوط کا مرکزی خیال غالب کی زندگی کی مشکلات اور ان کا انھیں ظرافت سے برداشت کرنا ہے۔ پہلے خط میں غالب اپنی پوری زندگی کو قید و بند کی علامتی کہانی بنا کر بیان کرتے ہیں، اور دوسرے میں برسات، کرائے کے ٹپکتے مکان اور بڑھاپے کی کمزوری کو بھی ہنسی مذاق میں سناتے ہیں۔ ان خطوط سے پتا چلتا ہے کہ غالب نے خط کو بے تکلف گفتگو بنا دیا اور دکھ کی بات کو بھی شگفتہ انداز میں کہنے کا ہنر سکھایا۔

اہم الفاظ کے معنی

ثمرِ نورس

تازہ پھل؛ یہاں مراد اولاد۔

نہال

نیا پودا؛ یہاں علائی کے والد۔

ہوا خواہ

خیر خواہ۔

سایہ نشیں

سائے میں بیٹھنے والا، وابستہ۔

مسموع

سنا ہوا، قابلِ سماعت (عذر)۔

Free notes: freebooks.pk

زنہار

ہرگز۔

عالمِ ارواح

روحوں کی دنیا۔

عالمِ آب و گل

پانی اور مٹی کی دنیا، یعنی یہ دنیا۔

حبسِ دوام

عمر قید۔

بلادِ شرقیہ

مشرقی شہر/علاقے (کلکتہ کی طرف)۔

فگار

زخمی۔

مسودہ

تحریر کا پہلا، کچا نسخہ۔

کشتیِ نوح

حضرت نوحؑ کی کشتی؛ یہاں پانی میں گھرا ٹپکتا مکان۔

فصد

رگ سے خون نکالنے کا پرانا طریقۂ علاج۔

صاحبِ فراش

بستر سے لگا ہوا، بیمار۔

خاکہ

خطِ علائی کی علامتیں: یہ خاکہ دکھاتا ہے کہ غالب نے اپنی زندگی کے واقعات کو قید کی کن علامتوں میں بیان کیا۔

خطِ علائی کی علامتیں



مختصر سوالات و جوابات

علائی کے نام خط میں غالب نے کن دو عالموں کا ذکر کیا ہے؟

عالمِ ارواح اور عالمِ آب و گل (دنیا)۔

غالب کے خیال میں عام قاعدے کے مطابق دنیا کے مجرم کہاں سزا پاتے ہیں؟

عالمِ ارواح میں۔

بیڑی اور ہتھکڑیوں سے غالب کی کیا مراد ہے؟

بیڑی سے شادی (بیوی) اور ہتھکڑیوں سے عارف کے دو بیٹے، باقر علی خاں اور حسین علی خاں، جن کی پرورش غالب کے ذمے تھی۔

غالب نے دہلی کو کیا کہا ہے؟

قید خانہ (زنداں)۔

freebooks.pk

‘جیل خانے سے بھاگنا’ سے کیا مراد ہے؟

غالب کا کلکتہ کا طویل سفر۔

علائی کہاں رہتے تھے؟

لوہارو میں۔

تفتہ کے نام خط میں ‘میر بادشاہ’ کا ذکر کیوں ہے؟

وہ غالب سے ملنے آئے تھے اور ان سے تفتہ کی خیریت معلوم ہوئی تھی۔

تفتہ کے نام خط میں غالب نے کن کی بیماری کا ذکر کیا ہے؟

نواب مصطفیٰ خاں (شیفتہ) کی؛ حکیم احسن اللہ خاں ان کا علاج کر رہے تھے۔

غالب نے اپنے مکان کو ‘کشتیِ نوح’ کیوں کہا؟

برسات میں تین مہینے چھت ٹپکتی رہی اور گھر گویا پانی میں گھرا رہا۔

غالب کے اردو خطوط کے دو مجموعوں کے نام لکھیں۔

عودِ ہندی اور اردوئے معلیٰ۔

علامتِ ندائیہ کب لگائی جاتی ہے؟

کسی کو پکارنے یا مخاطب کرنے کے لفظ کے بعد؛ جیسے: بھائی !

علامتِ فجائیہ کی دو مثالیں دیں۔

افسوس ! اس نے قدر نہ کی۔ / کاش ! تم نے محنت کی ہوتی۔

تفصیلی سوالات و جوابات

غالب کی خطوط نگاری کی خصوصیات بیان کریں۔

مراسلے کو مکالمہ بنانا

غالب خط میں ایسے بات کرتے ہیں جیسے مخاطب سامنے بیٹھا ہو؛ سوال جواب اور بے تکلف لہجہ ان کی پہچان ہے۔

طنز و ظرافت

وہ اپنی تکلیفوں کو بھی ہنسی مذاق میں بیان کرتے ہیں، جیسے زندگی کو قید اور ٹپکتے گھر کو کشتیِ نوح کہنا۔

سادہ مگر پُرکار زبان

زبان سادہ ہے مگر اس میں علمیت، تشبیہ، استعارہ اور کہیں کہیں فارسی تراکیب کا خوب صورت استعمال ہے۔

Free notes: freebooks.pk

تاریخی و سماجی آئینہ

خطوط سے اس دور کی دہلی، لوگوں کے حالات، برسات اور دوستوں کی زندگی کی جھلک ملتی ہے۔

علائی کے نام خط کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

دعوت کا جواب

غالب علائی سے محبت کا اظہار کرتے ہیں مگر لوہارو نہ آسکنے پر معذرت کرتے ہیں۔

زندگی بطور قید

وہ کہتے ہیں کہ انھیں سزا کے لیے دنیا میں بھیجا گیا؛ شادی بیڑی بنی اور دہلی قید خانہ۔

فرار اور گرفتاری

کلکتہ کا سفر جیل سے فرار تھا؛ واپسی پر دو ہتھکڑیاں (لے پالک بچے) بڑھ گئیں؛ رام پور گئے مگر پھر لوٹ آئے۔

رہائی کی آرزو

اب طاقت نہیں رہی؛ موت ان کی رہائی ہوگی جس کے بعد وہ اپنے اصل گھر، عالمِ ارواح کو جائیں گے۔

تفتہ کے نام خط کا خلاصہ لکھیں۔

اصلاح میں تاخیر

غالب بتاتے ہیں کہ تفتہ کے قصائد ہی نہیں، نواب صاحب کی غزلیں بھی اصلاح کی منتظر ہیں۔

برسات کی مصیبت

کرائے کی حویلی کی چھت ٹپکتی رہی؛ کتابیں کوٹھری میں رکھنی پڑیں؛ مالک نے مرمت نہ کرائی۔

دوستوں کا حال

میر بادشاہ آئے، میر قاسم علی نہیں ملے؛ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ بیمار ہیں اور حکیم احسن اللہ خاں معالج ہیں۔

اپنی حالت

غالب بہت کمزور ہو گئے ہیں؛ لیٹے لیٹے خط لکھتے اور مسودے دیکھتے ہیں۔

مرزا غالب کے حالاتِ زندگی مختصراً بیان کریں۔

پیدائش اور خاندان

آگرہ میں پیدا ہوئے؛ نام اسد اللہ خاں، گھریلو نام مرزا نوشہ؛ نسلاً ترک؛ والد عبداللہ بیگ سپاہی تھے۔

Free notes: freebooks.pk

یتیمی اور پرورش

بچپن میں والد اور پھر چچا کا انتقال ہوا؛ ننھیال میں پرورش ہوئی۔

تخلص اور شاعری

پہلے اسد، پھر غالب تخلص؛ فارسی شاعری پر فخر تھا مگر شہرت اردو غزل اور خطوط سے بھی ملی۔

خطوط کے مجموعے

عودِ ہندی اور اردوئے معلیٰ؛ زیرِ نصاب خط مولانا غلام رسول مہر کی ‘خطوطِ غالب’ سے ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

‘خط’ کا متبادل لفظ ہے: (الف) مراسلہ (ب) خبر (ج) قلم (د) کاغذ

درست جواب: (الف) مراسلہ۔ مراسلہ یعنی خط۔

‘تم ثمرِ نورس ہو اس نہال کے...’ غالب نے کس کو لکھا؟ (الف) مرزا تفتہ (ب) علاء الدین علائی (ج) نواب مصطفیٰ خاں (د) میر قاسم علی

درست جواب: (ب) علاء الدین علائی۔ علائی کے نام خط۔

خط کے مطابق علائی کا مسکن تھا: (الف) دہلی (ب) لوہارو (ج) لکھنؤ (د) رام پور

درست جواب: (ب) لوہارو۔ لوہارو۔

غالب نے خود کو کس عالم کا گناہ گار کہا ہے؟ (الف) عالمِ ارواح (ب) عالمِ آب و گل (ج) عالمِ برزخ (د) عالمِ بالا

درست جواب: (الف) عالمِ ارواح۔ سزا کے لیے دنیا میں بھیجا گیا۔

مرزا تفتہ نے غالب کو اصلاح کے لیے کیا بھیجا تھا؟ (الف) قصائد (ب) غزلیں (ج) مرثیے (د) نعتیں

درست جواب: (الف) قصائد۔ غزلیں نواب صاحب کی تھیں۔

غالب نے شادی کو کس چیز سے تعبیر کیا؟ (الف) ہتھکڑی (ب) بیڑی (ج) زنداں (د) مشقت

درست جواب: (ب) بیڑی۔ پاؤں کی بیڑی۔

غالب نے کس شہر کو قید خانہ کہا؟ (الف) آگرہ (ب) دہلی (ج) کلکتہ (د) رام پور

درست جواب: (ب) دہلی۔ دلی شہر کو زنداں۔

‘دو ہتھکڑیاں’ سے مراد ہیں: (الف) دو بیٹیاں (ب) دو شاگرد (ج) عارف کے دو بیٹے (د) دو ملازم

درست جواب: (ج) عارف کے دو بیٹے۔ باقر علی خاں اور حسین علی خاں۔

Free notes: freebooks.pk

‘خطوطِ غالب’ کے مرتب ہیں: (الف) مولانا حالی (ب) غلام رسول مہر (ج) مولوی عبدالحق (د) رشید حسن خاں

درست جواب: (ب) غلام رسول مہر۔ مولانا غلام رسول مہر۔

نواب مصطفیٰ خاں کے معالج تھے: (الف) حکیم اجمل خاں (ب) حکیم احسن اللہ خاں (ج) میر بادشاہ (د) میر قاسم علی

درست جواب: (ب) حکیم احسن اللہ خاں۔ حکیم احسن اللہ خاں۔

‘کاش! تم نے محنت کی ہوتی’ میں ‘!’ ہے: (الف) علامتِ ندائیہ (ب) علامتِ فجائیہ (تمنا) (ج) سوالیہ (د) ختمہ

درست جواب: (ب) علامتِ فجائیہ (تمنا)۔ تمنا کا اظہار۔

غالب کا گھریلو نام تھا: (الف) مرزا نوشہ (ب) مرزا تفتہ (ج) مرزا اسد (د) مرزا برجیس

درست جواب: (الف) مرزا نوشہ۔ مرزا نوشہ۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- غالب: اسد اللہ خاں، مرزا نوشہ، تخلص اسد پھر غالب؛ آگرہ؛ اردو خطوط: عودِ ہندی، اردوئے معلیٰ۔
- اسلوب: مراسلے کو مکالمہ بنانا، بے تکلفی، طنز و مزاح، سادگی میں پُرکاری۔
- خطِ علائی (جون 1861ء): زندگی = قید؛ پیڑی = شادی؛ دہلی = زنداں؛ ہتھکڑیاں = دو لے پالک بچے؛ رہائی = موت۔
- خطِ تفتہ: قصائد کی اصلاح میں تاخیر، ٹپکتا کرائے کا مکان = کشتیِ نوح، شیفتہ کی بیماری، غالب کی کمزوری۔
- ماخذ: ‘خطوطِ غالب’ مرتبہ غلام رسول مہر۔
- قواعد: ‘!’ = ندائیہ (پکار) یا فجائیہ (جذبہ: افسوس، حیرت، نفرت، تمنا، تحسین)۔

امتحانی نکات

- خطِ علائی کی علامتوں کی ٹیبل (پیڑی، زنداں، ہتھکڑی، رہائی) ضرور یاد کریں؛ سوال اسی پر آتا ہے۔
- ‘کون سا جملہ کس کو لکھا گیا’ والے MCQs کے لیے دونوں مکتوب الیہ (علائی، تفتہ) کی تفصیل الگ الگ ذہن میں رکھیں۔
- غالب کی خطوط نگاری پر سوال میں ‘مراسلے کو مکالمہ’ کا حوالہ ضرور دیں۔
- ہجری تاریخیں (8 رجب 1212ھ، 7 رجب 1225ھ) پیدائش اور شادی کی ہیں؛ انھیں الٹ نہ کریں۔
- ندائیہ اور فجائیہ میں فرق مثال کے ساتھ لکھیں؛ دونوں میں علامت ایک ہی (!) ہے۔

Free notes: freebooks.pk